© rasailojaraid.com

دل کی بات　　　　مدیر

امریکی عیسائی پادریوں کی انتہا پسندی......کیا رنگ لائے گی؟

امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ میں عیسائی پادریوں کی ایک جیوری نے جزاوسزا کے قرآنی احکام پر دس منٹ بحث کی، پھر قرآن حکیم پر مقدمہ چلایا اور فردِ جرم عائد کرتے ہوئے کتاب اللہ کو پھانسی کی سزا سنادی۔ پہلے ایک گھنٹے تک قرآنِ کریم کے نسخے کو مٹی کے تیل میں ڈبوئے رکھا پھر چرچ کے عین درمیان رکھ کر آگ لگادی۔ اس موقع پر ملعون پادری ”ٹیری جونز“ بھی موجود تھا۔ یہ وہی پادری ہے جس نے ستمبر ۲۰۱۰ء میں قرآنِ حکیم جلانے کا اعلان کیا تھا۔ عیسائی پادریوں نے یہ ذلیل حرکت کر کے نہ صرف اپنے خبثِ باطن کا اظہار کیا ہے بلکہ یہ ثابت کیا ہے کہ امریکہ و یورپ کا ”بین المذاہب مکالمے“ اور ”بین المذاہب ہم آہنگی“ کا نعرہ محض ڈھونگ ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف سے توہینِ رسالت اور توہینِ قرآن کے سانحات اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ کا ڈھنڈورا پیٹنے والے امریکہ سے سوال ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی توہین اور دل آزاری، کونسا مہذب رویّہ ہے؟ کیا قرآنِ حکیم نذرِ آتش کر کے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے وہ اُمّت مسلمہ کو اپنا ہمنوا بنالیں گے؟ یقیناً اِن ذلیل حرکتوں سے اور یہود و نصاریٰ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوگا۔ امریکہ اور اُس کے حاشیہ نشین مغربی ممالک ایک طرف انتہا پسندی اور شدت پسندی کے خلاف مورچہ زن ہیں تو دوسری طرف اس کا ذمہ دار صرف مسلمانوں کو قرار دیتے ہیں۔ جب کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے مذہبی اور انسانی حقوق پامال کر کے ان پر بے پناہ مظالم کیے جا رہے ہیں۔ امریکہ اور نیٹو کے نزدیک فلوریڈا کے بدمعاش پادری اعتدال پسند اور افغانستان، عراق اور لیبیا کے مسلمان شدت پسند اور دہشت گرد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دینِ اسلام، دلیل اور سچائی کی بنیاد پر پوری قوت سے دنیا میں پھیل رہا ہے اور قرآن کی دعوت کو قبولِ عام حاصل ہو رہا ہے۔ خود امریکیوں کی کثیر تعداد حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہی ہے۔ دلیل اور سچائی سے محروم یہود و نصاریٰ، اسلام اور قرآن کی سچی دعوت کے فروغ سے خوفزدہ ہو کر اوچھی اور گھٹیا حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ اور مذاہبِ عالم کے احترام کا دعویدار ادارہ اقوامِ متحدہ اور سلامتی کونسل بھی جانبداری اور دوہرے کردار کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کو اپنے چارٹر کے مطابق مذاہبِ عالم، بانیانِ مذاہب اور مذہبی کتابوں کے احترام کے عالمی قوانین پر عمل درآمد کرانا چاہیے۔ فلوریڈا کے گستاخ و بدمعاش پادریوں خصوصاً ٹیری جونز کو گرفتار کر کے قرارِ واقعی سزا دینی چاہیے۔ امریکی انتہا پسندوں، شدت پسندوں اور دہشت گردوں کے اتحادی مسلم حکمرانوں کو بھی سوچنا چاہیے، مسلم ممالک خصوصاً پاکستان کے حکمرانوں کو امریکی غلامی کی پالیسی پر غور کرنا چاہیے۔ آخر کب تک بے غیرتی اور بزدلی کے عوض وہ ڈرون حملے برداشت کرتے رہیں گے۔ عافیہ صدیقی کو رہا کرانے کی بجائے ریمنڈ ڈیوس جیسے کتنے قاتل امریکیوں کو باعزت بری کر کے امریکہ بھجواتے رہیں گے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے کب تک بھیک مانگتے رہیں گے۔ قرآن حکیم کا تو اعلان ہے کہ ”یہود و نصاریٰ تم سے کبھی راضی نہیں ہوں گے“ کب تک امریکی مطالبے ”ڈومور“ کو پورا کرتے رہیں گے۔ فلوریڈا کے بدمعاش اور انتہا پسند پادریوں نے جو آگ بھڑکائی ہے وہ خود اس میں جل کر راکھ ہوں گے۔ (ان شاء اللہ) لیکن روشن خیال سیکولر انتہا پسند بھی اپنے رویوں پر غور کریں ان کا یومِ حساب بھی قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چناب نگر کے پہلے شہیدِ صحافت و ختمِ نبوت......رانا ابرار حسین شہید

عبداللطیف خالد چیمہ

۱۵؍مارچ ۲۰۱۱ء کی شام کو چناب نگر (سابق ربوہ) میں قادیانیوں نے چناب نگر کے صحافی رانا ابرار حسین چاند کو شہید کر دیا۔ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس احرار اسلام نے ۱۹۷۶ء میں قطعہ زمین حاصل کیا اور باضابطہ پہلے اسلامی مرکز کی بنیاد رکھی جس سے قادیانیوں کی فرعونیت چکنا چور ہوگئی۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مراکز قائم ہوئے۔ چناب نگر کے ماحول میں مجموعی طور پر اب متعدد مراکز، ادارے اور شخصیات ختم نبوت کے محاذ پر کام کر رہی ہیں۔ الحمدللہ کوئی انگلی اٹھا کر نہیں کہہ سکتا کہ گزشتہ پینتیس سالوں میں کسی ذمہ دار مسلمان جماعت یا ادارے نے قانون کو ہاتھ میں لیا یا قادیانیوں کے مال و جان کو ہم سے خطرات لاحق ہوئے ہوں جبکہ قادیانیوں نے غنڈہ گردی، جبر و تشدد اور سرکاری اثر و رسوخ کے ذریعے مسلمانوں کو پریشان کرنے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا، رانا ابرار حسین چاند نے اپنی تعلیم کا ایک حصہ چناب نگر میں مکمل کیا اور پھر مسلم کالونی میں رہائش پذیر ہوگئے۔ ایک پڑھے لکھے نوجوان کے طور پر قادیانی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے لگے اور روزنامہ ''اوصاف'' لاہور سے وابستہ ہو کر چناب نگر میں رپورٹنگ کے فرائض انجام دینے لگے۔ تحریک ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں کے ذمہ داران تک رسائی حاصل کر کے وہ خود اس کام کا حصہ بن گئے۔ بنیادی طور پر دینی ماحول سے زیادہ مناسبت نہ ہونے کے باوجود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت و ختم نبوت کے کام کو بے حد اہمیت دینے لگے اور صحافتی سطح پر ایک متحرک کردار کے حامل ہوگئے تحریک ختمِ نبوت اور مجلس احرار اسلام کے ایک ذمہ دار کارکن کی حیثیت سے میرے ساتھ ان کی ملاقاتیں رہتیں اور رابطہ بھی ! گزشتہ مہینوں میں انہوں نے ربوہ کی الاٹمنٹ اور حد بندی یہاں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دلوانے، قادیانیوں کے متوازی عدالتی نظام اور سب سے بڑھ کر رائل فیملی اور قادیانی جماعت کے ایک مؤثر اور مضبوط باغی گروپ کو منظر عام پر لانے کے لئے ہوم ورک کیا اور اس کام کے ناتے وہ روزنامہ ''اوصاف'' کے ساتھ ساتھ کراچی سے شائع ہونے والے روزنامہ ''اُمت'' کو بھی مواد فراہم کرنے لگے جو تسلسل کے ساتھ نہ صرف شائع ہونے لگا بلکہ بعض دیگر اخبارات و جرائد بھی اس کو شائع کرنے لگے۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر قادیانیوں نے رانا ابرار حسین کو راستے سے ہٹانے کے لئے اس کے خون سے ہاتھ رنگے اور ایک فرضی کہانی جو کسی طور پر کامن سینس کو بھی اپیل نہیں کرتی کو ایف آئی آر کی بنیاد بنایا گیا۔ رانا ابرار حسین بلاشبہ شہیدِ صحافت اور شہید ختم نبوت ہیں اُن کے قتل ناحق کو چھپانے کے لئے چناب نگر اور چنیوٹ کی پولیس اور سرکاری انتظامیہ نے جو نامناسب کردار ادا کیا ہم اس کو بے نقاب کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں، جو بھی کر لیا جائے چناب نگر ریلوے پھاٹک کے قریب ابرار حسین شہید کا خون جس کا ہم نے جنازے کے بعد مشاہدہ بھی کیا اور زیارت بھی — رنگ لائے گا اور قادیانی تسلط، دہشت گردی دم توڑ جائے گی بہار آئے گی بے اختیار آئے گی (ان شاء اللہ تعالیٰ)

© rasailojaraid.com